Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | بدھ ۲۰ جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ ۱۷ امان ۱۳۶۱ ہش ۱۷ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۶۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۶ امان / مارچ۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع کے مطابق طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور خصوصی توجہ سے اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لیے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ دین کیلئے آپ کے عالمگیر منصوبوں کو روح القدس کی تائید سے کامیاب فرمائے۔ آمین

پندرھویں ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقع پر

ملک بھر کے کھلاڑیوں کی طرف سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی وفات پر اظہارِ تعزیت

"جانے والی بہت پیاری تھی مگر بلانے والا اس سے بھی زیادہ پیارا ہے"

"اس کائنات کی بنیادی حقیقت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہے اس کو سمجھنا چاہیئے"

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اظہارِ تعزیت و ہمدردی کا شکریہ

ربوہ: ۱۵ امان / مارچ۔ پندرھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب میں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کی وفات پر کھلاڑیوں اور افسران نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دلی غم کا اظہار کرتے ہوئے ایک قرارداد تعزیت پیش کی۔ یہ قرارداد پاکستان باسکٹ بال ٹیم کے سابق کپتان اور انٹرنیشنل ریفری مکرم شیخ محمد امین صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قرارداد پر شکریہ کا اظہار کرتے ہوئے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے اوصافِ حمیدہ کا مختصر تذکرہ فرمایا اور کھلاڑیوں اور افسران کے اظہارِ ہمدردی کا شکریہ ادا فرمایا۔ حضور نے اپنے مختصر سے خطاب میں اس بنیادی حقیقت کی طرف توجہ دلائی کہ اس دنیا کی بنیادی حقیقت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہے۔

مکرم شیخ محمد امین صاحب نے تقسیم انعامات کی کارروائی ختم ہونے کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پڑھی۔

"قابل صد احترام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب و معزز حاضرین کرام!

پندرھویں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے موقع پر ملک بھر کے باسکٹ بال کے کھلاڑیوں، عہدہ داران، منتظمین اور شائقین کا یہ اجتماع حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی حرم محترم سیدہ منصورہ بیگم کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور باسکٹ بال کے کھیل اور کھلاڑیوں کے اس محسن اور شفیق سرپرست کے اس شدید غم اور صدمے میں اپنے آپ کو پورا شریک سمجھتا ہے۔ آپ کو نوجوان نسل کی صحت و بہبودی کا جس قدر خیال ہے اس کا اندازہ اس امر سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ جب چاروں طرف بارش کی وجہ سے ٹورنامنٹ ملتوی ہو رہے تھے۔ آپ نے اس صدمے اور غم و اندوہ کی شدت کے باوجود اس ٹورنامنٹ کے انعقاد کا التوا پسند نہ فرمایا۔ بلکہ مختلف مواقع پر تشریف لا کر ہماری عزت افزائی فرمائی۔ ہم نے اس ابتلاء کے موقع پر آپ کے صبر جمیل کا حسین نظارہ بھی دیکھا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور باسکٹ بال کے اس عظیم محسن اور سرپرست کو صحت و تندرستی سے تا دیر سلامت رکھے اور جملہ کھیلوں کو عموماً اور باسکٹ بال کو خصوصاً آپ کی سرپرستی حاصل رہے۔

اس موقع پر ہم مرحومہ کے تمام لواحقین خصوصاً ان کے فرزند صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب چیئرمین آرگنائزنگ کمیٹی ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ اور صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سے بھی تعزیت کے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہیں اور ان سب کے لئے دست بدعا ہیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس قرارداد تعزیت

باقی صفحہ ۸ پر

حضور پرنور کی خصوصی دعائیں ---- کن کیلئے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"ساری جماعت کیلئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈرگارٹن) سے لیکر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر بچہ (لڑکا یا لڑکی) مجھے خط لکھے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کیلئے خاص طور پر دعا کروں گا اور دفتر کی طرف سے ان کو جواب بھی دیا جائے گا" (الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت گذشتہ کئی روز سے بلڈ پریشر میں اضافے کی وجہ سے مسلسل ناساز چلی آ رہی ہے احباب کرام خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب رقمطراز ہیں۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ کی طبیعت ابھی ناساز چلی آ رہی ہے۔ اگرچہ بخار اتر گیا ہے لیکن پیٹ میں درد وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترمہ صاحبزادی صاحبہ کو جلد از جلد شفایابی عطا کرے اور ہر مشکل سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اعلانِ نکاح

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:-

میرے خالہ زاد بھائی عزیزم سید جلید احمد سلمہٗ ابن مکرم میجر سید سعید احمد صاحب لاہور کا نکاح بارہ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ فرحت العین سلمہا بنت مکرم پروفیسر مرزا منظور احمد صاحب پشاور کے ساتھ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۱ء کو بعد نماز مغرب مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب نے پڑھا۔

احباب کی خدمت میں اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

• میرے بیٹے عزیزم چوہدری تنویر احمد خاں کا نکاح مورخہ ۵/۳/۸۲ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ مکرمہ ڈاکٹر رفعت جہاں صاحبہ بنت مکرم چوہدری رکن الدین صاحب محمد علی سوسائٹی کراچی کے ہمراہ مبلغ اکتیس ہزار روپے حق مہر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اس رشتے کے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لیے دعا فرمائیں۔

بشیر احمد خاں

نائب ناظر ضیافت (جلسہ سالانہ)

(باقی صفحہ ۸ پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۱۷ امان ۱۳۶۱ ہش

گزشتہ زمانوں میں مخالفینِ حق کی افسوسناک روش

اور

اُس کا ایک خاص پہلو

قرآن مجید سے یہ امر ثابت ہے کہ ہر مامور من اللہ کو اس کی قوم نے جھٹلایا۔ اس ضمن میں یہ امر قابلِ غور ہے کہ ہر مامور کو اس کی قوم نے اس امر کے باوجود جھٹلایا کہ اسے خدا تعالیٰ دلائل و براہین اور مہتم بالشان نشانوں کے ساتھ بھیجتا تھا۔ ان دلائل و براہین اور مہتم بالشان نشانوں کے ہوتے ہوئے کسی کے لئے انکار کی گنجائش نہیں ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن اس کا کیا علاج کہ انکار کی گنجائش نہ ہونے کے باوجود ہر زمانہ کے لوگ مسلسل انکار کرتے ہی چلے گئے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی کہ لوگوں نے عزم کر رکھا تھا کہ یہ لاکھ دلائل پیش کرے اور لاکھ نشان دکھلائے، وہ ہرگز بھی اسے اور اس کی پیش کردہ صداقت کو قبول نہیں کریں گے۔

اسی لئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ظہور میں آئی تو محکم دلائل سننے اور روشن نشانات مشاہدہ کرنے کے باوجود قوم نے آپؐ کو بھی جھٹلایا اور جب دلائل کا جواب بن نہ پڑا اور روشن نشانوں کے آگے کچھ پیش نہ چلی تو انہوں نے کھلے کھلے دلائل اور نشانوں کو جادو اور نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جادوگر کہنا شروع کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ انکی اس ہٹ دھرمی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (الاحقاف آیت ۸)

ترجمہ:۔ اور جب ان کو ہماری کھلی کھلی آیات سنائی جاتی ہیں تو (جواب ان سے بنتا نہیں) کفار حق کی بات سنکر کہتے ہیں کہ یہ تو ایک کھلا کھلا جادو ہے (پھر ہم اسے کیوں کر مانیں)۔

اسی طرح انہوں نے نعوذ باللہ آپؐ کو جادوگر کہنے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کی اس دھاندلی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۡ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ (ص آیت ۵)

ترجمہ:۔ اور وہ تعجب کرتے ہیں کہ ان کے پاس انہی کی قوم میں سے ہوشیار کرنے والا آگیا اور کافر کہتے ہیں کہ یہ تو فریبی اور جھوٹا ہے۔

جب مخاطب دلیل کا جواب دلیل سے نہ دے اور صریحاً ہٹ دھرمی اور دھاندلی پر اتر آئے تو پھر اس سے گفتگو یا بحث بے کار ہوتی ہے۔ اسی لئے آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑنے کا حکم دیا۔ البتہ یہ ہدایت فرمائی کہ آپؐ انہیں اتنا ضرور بتا دیں کہ اگر نعوذ باللہ آپؐ دھوکہ فریب سے کام لے رہے ہیں اور اپنے دعوے میں حق پر نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ آپؐ کو سزا کا مستحق قرار دیکر خود ناکام کر دے گا۔ انہیں (یعنی ہٹ دھرمی سے انکار کرنے والوں کو) آپؐ کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے کی ضرورت نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (الاحقاف آیت ۹)

ترجمہ:۔ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ (قرآن) اس نے اپنے پاس سے بنا لیا ہے تو ان سے کہہ دے کہ اگر میں نے اس کو اپنے پاس سے بنا لیا ہے تو (میں خدا کی سزا کا مستحق ہوں اور) تم مجھے خدا کے عذاب کے کسی حصہ سے بھی بچا نہیں سکتے۔ وہ ان باتوں کو خوب جانتا ہے جو تم بے مطلب کہتے رہتے ہو۔ وہ تمہارے اور میرے درمیان گواہ کے طور پر کافی ہے اور وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ کہہ کر دراصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھلے کھلے دلائل اور نشانات کا انکار کرنے والوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے صداقت کو ٹھکرا کر اور اندھی مخالفت سے باز نہ آکر اپنے آپ کو خدائی گرفت کے نیچے نہ لائیں کیونکہ اگر بقول ان کے آپؐ خدا کی طرف سے نہیں ہیں تو پھر خدا تعالیٰ اس افترا کی سزا ضرور دے گا اور اگر آپؐ حق پر ہیں اور یقیناً حق پر ہیں تو پھر ان کی یہ اندھی مخالفت خود انہیں گرفت کے نیچے لائے بغیر نہ رہے گی۔ یہی بات اللہ تعالیٰ نے آلِ فرعون میں سے ایک شخص کی زبان سے اس وقت کہلوائی تھی جب کھلے کھلے دلائل سننے اور روشن نشانات دیکھنے کے باوجود فرعون نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو مار ڈالنے پر آمادگی کا اظہار کیا تھا۔ وہ شخص حضرت موسےٰ علیہ السلام کے محکم دلائل سنکر اور روشن نشانات دیکھ کر ان کی صداقت کا قائل ہو چکا تھا اس نے اپنی قوم سے جو کچھ کہا تھا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۚ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاۗءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ (المومن آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ اور آل فرعون میں سے ایک شخص جو ایماندار تھا مگر اپنا ایمان چھپاتا تھا اس نے کہا اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو صرف اس لئے مارتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور وہ تمہارے رب کی طرف سے نشانات بھی لایا ہے۔ اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا اور اگر وہ سچا ہے تو اس کی کی ہوئی بعض انذاری پیشگوئیاں تمہارے متعلق پوری ہو جائیں گی۔ اللہ حد سے بڑھے ہوئے اور بہت جھوٹ بولنے والے کو کبھی کامیاب نہیں کرتا۔

اس نصیحت پر حضرت موسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں نہ آل فرعون نے کان دھرا۔ اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں کفار مکہ نے اسے درخور اعتناء جانا۔ دونوں ہی اپنے اپنے وقت میں کھلے کھلے دلائل اور روشن نشانوں کو جادو یعنی دھوکا اور فریب قرار دے کر حق کی اندھی تقلید میں بڑھتے اور ظلم کی راہ اختیار کرتے ہی چلے گئے۔ ہر زمانہ میں مخالفینِ حق کی اس یکساں روش کا یہ پہلو انتہائی افسوسناک ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لے لی لیکن اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اندھی مخالفت ترک نہ کی اور انصاف اور امن کی راہ اختیار کرنے پر کسی صورت آمادہ نہ ہوئے۔

تحریک وقف جدید کا تربیتی اور تدریسی نظام

سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"وہ وقت آتا ہے کہ ایسے لوگ سلسلہ میں شامل ہوں گے جنہوں نے (حضرت اقدس.... ناقل) کی صحبت نہ پائی ہوگی۔ اور اس کثرت سے ہوں گے کہ ان کو ایک آدمی تقریر نہیں سنا سکے گا۔ اس لئے اس وقت (احباب کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے۔ ناقل) بہت سے مدرسوں کی ضرورت ہوگی۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء)

وقف جدید کو اسی تربیتی اور تدریسی نظام کو چلانے اور وسعت دینے کے لئے جہاں مخلصین اور فدائی واقفین زندگی کی ضرورت ہے وہاں جملہ احباب جماعت کی مالی اعانت کی بھی شدید ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں وقف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زعماء کرام انصار اللہ اس سلسلہ میں خاص کوشش فرمائیں۔ نیز براہِ کرم معین اعداد و شمار کے ساتھ بروقت اپنی رپورٹ ارسال فرمایا کریں۔ (قائد وقف جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ میں سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں۔ اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

ایک عورت کا ذکر جو بڑی بڑی بحثیں کرتی تھی

استعارات کی حقیقت

"ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے "سلکِ مروارید" نام سے ایک ناول لکھا ہے جس میں قصہ کے طور پر ایک عورت کا ذکر کیا ہے جو بڑی بڑی بحثیں کرتی اور مولویوں کا ناطقہ بند کر دیتی تھی۔ ہماری کاٹھ گڑھ کی جماعت کے ایک دوست تھے انہوں نے یہ کتاب پڑھی تو ایک دفعہ جبکہ جلسہ سالانہ کے ایام تھے اور حضرت اقدس ..... ناقل) یا حضرت (مولانا نورالدین ..... ناقل) کا زمانہ تھا دوستوں نے ان سے پوچھا کہ کیوں بھئی! جلسہ پر چلو گے انہوں نے کہا۔ اب کے تو کہیں اور جانے کا ارادہ ہے۔ انہوں نے پوچھا کہاں جاؤ گے تو پہلے انہوں نے نہ بتایا مگر آخر اصرار پر کہا اس دفعہ میرا ارادہ سہارنپور جانے کا ہے کیوں کہ وہاں ایک بڑی بزرگ اور عالمہ عورت رہتی ہیں۔ جن کا ذکر "سلکِ مروارید" میں ہے ان کی زیارت کا شوق ہے۔ (شیخ یعقوب علی صاحب نے ناول میں لکھا تھا کہ وہ سہارنپور کی ہیں) انہوں نے کہا نیک بخت وہ تو شیخ صاحب نے ایک ناول لکھا ہے جس میں فرضی طور پر سہارنپور کی ایک عورت کا ذکر کیا ہے یہ تو نہیں کہا کہ سہارنپور میں واقعہ میں کوئی ایسی عورت رہتی ہے۔ وہ کہنے لگا۔ اچھا تم شیخ یعقوب علی صاحب کو جو حضرت (اقدس ..... ناقل) کے صحبت یافتہ (ناقل) ہیں جھوٹا سمجھتے ہو۔ وہ کہنے لگے اس میں جھوٹا سمجھنے کی کیا بات ہے۔ وہ تو ایک قصہ ہے۔ اور قصوں میں بات اسی طرح بیان کی جاتی ہے۔ وہ دوست کہتے ہیں کہ پہلے تو اُسے ہماری بات پر یقین نہ آیا مگر جب ہم نے بار بار اُسے یقین دلایا تو کہنے لگا اچھا یہ بات ہے! مجھے قادیان پہنچنے دو میں جاتے ہی حضرت صاحب سے کہوں گا ایسے جھوٹے شخص کو ایک منٹ کے لئے بھی جماعت میں نہ رہنے دیں۔ فوراً خارج کر دیں میں تو پیسے جمع کر کر کے تھک گیا اور میرا پختہ ارادہ تھا۔ اب اس بیچارے کے لئے یہی سمجھنا مشکل ہو گیا کہ ایسی عورت کوئی نہیں۔ یہ ایک فرضی قصہ ہے جو اس لئے بنایا گیا ہے۔ تا وہ لوگ جو قصے پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں وہ اس رنگ میں احمدیت کے مسائل سے واقف ہو جائیں۔

استعارات کو نہ سمجھنے والے طبقہ کی ذہنیت

غرض مذہبی کتابوں میں مشکل ہوتی ہے کہ جہاں کوئی استعارہ آیا۔ وہاں ایک طبقہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ہم آگے چلنے نہیں دینگے جب تک تم اس بات کو انہی الفاظ میں تسلیم نہ کرو جو قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔ دودھ کی نہروں کا ذکر آجائے تو جب تک وہ یہ تسلیم نہ کر لیں کہ منٹگمری اور لاہور اور شیخوپورہ کی بھینسیں خدا تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہوں گی انہیں دودھ کی نہروں کا یقین ہی نہیں آتا۔ کیلے کا ذکر آجائے تو جب تک بمبئی کا کیلا جنت میں نہ مانیں ان کی تسلی ہی نہیں ہوتی۔ شراب کا ذکر آجائے تو گو وہ یہ ماننے کے لئے تیار ہو جائیں گے کہ جنت کی شراب زیادہ صاف ہوگی مگر یہ نہیں مانیں گے کہ شراب سے مراد کوئی اور چیز بھی ہو سکتی ہے۔ اور اگر حور و غلمان کا ذکر آجائے تو پھر تو ان کے منہ سے رالیں ٹپک پڑتی ہیں۔"

(کتاب فضائل القرآن صفحہ ۳۷۲ تا صفحہ ۳۷۵)

(مرسلہ مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ راولپنڈی)

پیارے اطفال بھائیو!

حضور نے فرمایا ہے کہ ہر احمدی کو تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنا چاہیئے۔ اور علمی ترقی کے لئے بہترین صحت کا ہونا ضروری ہے۔ کوشش کیجئے کہ آپ حضور کے اس ارشاد کو کماحقہ پورا کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کا پہلا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ناروے کے زیر انتظام ۶-۷ جون ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ۔ اتوار۔ پہلا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ منعقد ہوا۔ جس میں درس قرآن و حدیث۔ تربیتی تقاریر کے علاوہ خدام کے مابین دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ اجتماع کی اختتامی تقریب میں محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شرکت کی اور خدام سے خطاب فرمایا۔ اجتماع کے پروگرام کی تفصیلات ڈنمارک۔ سویڈن اور ناروے کے قائدین کے مشورہ سے طے کر کے دو زبانوں میں طبع کروا کے خدام میں تقسیم کر دی گئی تھیں۔ میدان عمل۔ مشن ہاؤس کی تیاری۔ تزئین اور صفائی میں مقامی خدام نے بھرپور تعاون فرمایا۔ اجتماع میں ۵۱ خدام اور ۴۰ کے قریب دیگر احباب شامل ہوئے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔ اوسلو (ناروے) سے ۴۲ خدام نے شرکت کی۔ کوپن ہیگن (ڈنمارک) سے دو۔ گاٹن برگ (سویڈن) سے پانچ اور مالو (سویڈن) سے دو خدام شریک ہوئے۔

اجتماع کا آغاز بروز ہفتہ صبح ۹ بجے مسجد نور میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد۔ نظم اور اجتماعی دعا کے بعد مختلف ورزشی مقابلے ہوئے۔ بیڈمنٹن۔ ٹیبل ٹینس اور والی بال میں ناروے نے اول انعام حاصل کیا اور ڈنمارک نے دوم۔ باسکٹ بال میں اول سویڈن۔ ڈنمارک اور دوم ناروے رہا۔ کبڈی اور رسہ کشی میں سویڈن اور ڈنمارک کی ٹیم اول آئی اور ناروے کی دوم۔ کلائی پکڑنے۔ دوڑ اور فٹ بال میں ناروے اول رہا۔ اور ڈنمارک سویڈن دوم۔ فٹ بال میں ناروے اول رہا اور ڈنمارک سویڈن دوم۔ کھیلوں کے یہ مقابلے بہت دلچسپ رہے۔ کھیلوں میں اسلامی آداب۔ نظم و ضبط۔ نظافت اور وقت کی پابندی کا پورا پورا خیال رکھا گیا۔ کھیلوں کے اختتام پر مکرم منصور احمد صاحب مبشر مبلغ سلسلہ نے تلقین عمل کے موضوع پر ایک پُراثر تقریر فرمائی۔

۷ جون بروز اتوار اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم اور درس ملفوظات کے بعد علمی مقابلے شروع ہوئے۔ نتائج حسب ذیل رہے:۔

تلاوت قرآن کریم کے مقابلہ میں اول نصیر الحق صاحب اور دوم چوہدری افتخار حسین اظہر صاحب رہے۔ مقابلہ اذان میں اول نصیر الحق (گاٹن برگ۔ سویڈن) دوم شعیب موسیٰ صاحب۔ مقابلہ نظم میں اول عبد الکریم صاحب اور دوم عبد اللطیف صاحب قرار پائے۔ تقریر بزبان سویڈش میں شعیب موسیٰ صاحب۔ بزبان ناروجین میں جاوید اسلم صاحب انعام کے حقدار ٹھہرے۔ پرچہ دینی معلومات میں اول حمید الدین صاحب مہمان اور دوم عبد الکریم صاحب رہے۔ پیغام رسانی کے مقابلہ میں اول ڈنمارک سویڈن اور دوم ناروے رہا۔ بیت بازی کے مقابلہ میں اول ڈنمارک سویڈن اور دوم ناروے کے خدام رہے۔ تمام مقابلوں میں مکرم حامد کریم محمود صاحب اور منصور احمد صاحب مبشر نے منصف کے فرائض انجام دیئے اور ساتھ ساتھ اپنے نصائح سے بھی مستفید فرماتے رہے۔

علمی مقابلے بڑے معیاری تھے اور خدام کو باقاعدہ اس کے لئے تیاری کروائی گئی تھی۔ بیت بازی کے مقابلہ میں صرف درثمین۔ کلام محمود اور درِ عدن سے شعر پیش کرنا تھے۔ اکثر خدام کے لئے یہ نئی چیز تھی۔ مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ دوپہر کے کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد مکرم حامد کریم صاحب محمود نے درس قرآن اور عبد الکریم صاحب نے درس ملفوظات دیا۔ بعد ازاں اجتماع کی اختتامی تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب۔ تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم اور عہد کے بعد مکرم نور احمد صاحب پولستاد نے بزبان انگریزی تقریر کی بعد ازاں مکرم کمال یوسف صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اور پھر آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مختلف مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اسی طرح کارکنان کو اعلیٰ کارکردگی پر قائد مجلس کوپن ہیگن (ڈنمارک) مکرم حامد کریم صاحب محمود مبلغ گاٹن برگ مکرم منصور احمد صاحب مبشر نائب امام نصرت جہاں مسجد کوپن ہیگن کو خدام الاحمدیہ اوسلو (ناروے) کی طرف سے تحائف عنایت فرمائے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ناظم اطفال تنویر احمد صاحب کو اطفال الاحمدیہ اوسلو ناروے کا کامیاب پہلا سالانہ اجتماع منعقد کرانے پر اور منتظم اجتماع مکرم مقصود احمد صاحب ورک کو کامیاب پہلا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ناروے منعقد کروانے پر خصوصی انعامات سے نوازا۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم صاحبزادہ صاحب نے خدام کو اپنے عہد پر مضبوطی سے قائم ہونے۔ اسلامی تعلیم پر عمل کرنے اور اعلیٰ اخلاق کے زیور سے آراستہ ہونے کے لئے نہایت دلچسپ اور مؤثر انداز میں توجہ دلائی۔ آپ کے خطاب کے بعد دعا کے ساتھ یہ بابرکت اور کامیاب اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ مینجر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کو ورثہ دینے کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کا عہد

اسلامی نظام وراثت میں بہت سی اور خوبیوں کے علاوہ ایک اہم خوبی یہ ہے کہ اس میں عورتوں کو ورثہ سے محروم نہیں رکھا گیا بلکہ مردوں کی طرح انہیں بھی ورثہ کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بات خاص طور پر بیان فرمائی ہے۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ ۚ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا

(۴/۸)

ماں باپ اور قریبی رشتہ دار جو مال چھوڑ جائیں اُس میں مردوں کا ایک حصہ ہے اسی طرح اس میں عورتوں کا بھی ایک حصہ ہے۔ ترکہ تھوڑا ہو یا بہت بہرحال ہر ایک کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔

پھر فرمایا:۔

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ

(۴/۱۲)

اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے بارہ میں تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہوگا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے محض اولاد کو وارث قرار نہیں دیا بلکہ لڑکیوں اور لڑکوں کا الگ الگ ذکر کر کے انہیں وارث ٹھہرایا ہے اور ان کے حصے مقرر فرمائے ہیں تاکہ مسلمانوں پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے کہ مردوں کی طرح عورتیں بھی ورثہ کی حقدار ہیں اور ترکہ میں سے ان کا حصہ ان کو ضرور ملنا چاہیئے۔

اسلام سے قبل عربوں میں عورتوں کو ورثہ دینے کا رواج نہیں تھا اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا خاص خیال رکھا کہ عورتوں کو ان کا حصہ دیا جائے۔ ایک حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ جو جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تھے کہ بیوی اپنی دو بیٹیوں کو ساتھ لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی کہ ان کے چچا نے سعد کے مال پر قبضہ کر لیا ہے اور ان بچیوں کو کچھ نہیں دیا۔ لکھا ہے:۔

فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ

(ترمذی ابواب الفرائض)

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کے چچا کو حکم دیا کہ وہ لڑکیوں کو دو تہائی مال دے اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دے اس کے بعد جو باقی بچے وہ تمہارا حصہ ہے۔

عورتوں کو ترکہ میں سے حصہ دینا اسلامی شریعت کے لحاظ سے اتنا اہم امر ہے کہ حضرت مصلح موعود (اللہ ان سے راضی ہو) نے احباب جماعت کو ۱۹۲۷ء میں خاص طور پر اس طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ احیاء شریعت کے لحاظ سے ہمیں عملی طور پر اس بات پر قائم ہو جانا چاہیئے کہ عورتوں کو ترکہ میں سے ضرور حصہ دیا جائے۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"ایک قومی گناہ ہے جس کا ارتکاب کیا جا رہا ہے اور وہ یہ کہ ہمارے ملک میں زمینداروں میں بالعموم ورثہ کے مسئلہ پر عمل نہیں کیا جاتا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو اس حکم پر عمل نہیں کرتے اور اپنی لڑکیوں اپنی بہنوں اپنی بیویوں اور ماؤں کو ورثہ میں وہ حصہ نہیں دیتے جو شریعت نے ان کے لئے مقرر کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زمینداروں کو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ اس طرح ہماری پیدا کردہ جائیداد دوسرے لوگوں کے قبضہ میں چلی جائے گی لیکن جب ساری جماعت اس مسئلہ پر عمل کرے گی تو یہ مشکل بھی جاتی رہے گی کیونکہ ان کی جائیداد دوسرے کے قبضہ میں جائے گی تو دوسرے کی جائیداد اس کے قبضہ میں بھی تو آئے گی۔ پس اس مسئلہ پر عمل کرنے میں کوئی حقیقی روک نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں اب وقت آگیا ہے کہ ہر مخلص اقرار کرے کہ آئندہ وہ اس کی پابندی کرے گا اور اپنی بہن اپنی بیوی اور اپنی ماں کو وہ حصہ دے گا جو شریعت نے انہیں دیا ہے اور اگر وہ اس کی پابندی کرنے کے لئے تیار نہیں تو وہ ہم سے الگ ہو جائے پس آئندہ پورے طور پر اپنی اپنی جماعتوں میں اسکی پابندی کرائی جائے" (انقلاب حقیقی ص۱۲۴)

احباب جماعت کا عہد

اس مسئلہ کی اہمیت واضح کرنے کے بعد حضرت مصلح موعود (خدا ان سے راضی ہو) نے جلسہ سالانہ ۱۹۲۷ء میں حاضر احباب جماعت سے عہد لیا کہ وہ احیاء سنت اور احیاء شریعت کے لئے اس حکم پر عمل پیرا ہو جائیں گے۔

چنانچہ فرمایا:۔

"میں آج وہ بات کہتا ہوں جو پہلے کبھی نہیں کہی اور میں جماعت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ میں سے جو لوگ اس مسئلہ پر آئندہ عمل کرنے کے لئے تیار ہوں وہ کھڑے ہو جائیں (اس پر تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر لبیک ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لبیک کہتے ہوئے اس کا اقرار کیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا) دیکھو آج تم میں سے ہر شخص نے یہ اقرار کیا ہے کہ وہ دکھوں اور تکالیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی مرضی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احیاء کے لئے طوعاً بغیر کسی جبر اور اکراہ کے اس امر کے لئے تیار ہے کہ وہ اپنی جائیداد سے اپنی لڑکیوں اور دوسری رشتہ دار عورتوں کو وہ حصہ دیگا جو خدا اور اس کے رسول نے مقرر کیا ہے۔ پس اس وقت چونکہ بحیثیت جماعت آپ لوگوں نے عمل کا اقرار کیا ہے۔ اس لئے یاد رکھیں کہ آئندہ اگر کوئی شخص اس پر عمل نہیں کرے گا تو اس سے قطع تعلق کا حکم دیا جائے گا یا کوئی اور سزا دی جائے گی جو ہمارے امکان میں ہے اور اگر وہ سزا برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوا تو اُسے جماعت سے الگ کر دیا جائے گا"

(انقلاب حقیقی ص۱۲۵)

ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہو۔ ہمیں اُس عہد کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے جو ہم نے بحیثیت جماعت اپنے پیارے امام سے باندھا تھا۔ عہدیداران جماعت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ احباب جماعت سے اس عہد کی پابندی کروائیں اور بار بار اس طرف توجہ دلاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کی ترقی کا مدار وقف پر ہے، لیکن ایسا وقف جو کہ کسی اور کسی حالت میں پیٹھ دکھانے کو تیار نہ ہو اور ہر احمدی کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اُس کی زندگی اس کا مال اس کے اوقات سب کے سب اسلام اور احمدیت کے لیے وقف ہیں" (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۴۶ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور کے ارشادات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تربیتی کلاس میں خدام بھجوائیں!

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اٹھائیسویں سالانہ مرکزی تربیتی کلاس ۲۳ شہادت ۱۳۶۱ ہش (اپریل ۱۹۸۲ء) تا ۶ ہجرت ۱۳۶۱ ہش (مئی ۱۹۸۲ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس بارے میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاکیدی ارشاد ہے:۔

"مرکزی تربیتی کلاس میں بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی لازمی ہے"

لہٰذا جملہ قائدین خدام الاحمدیہ، امراء، صدران، مربیان اور معلمین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر جماعت اور مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ اس کلاس میں ضرور بھجوائیں۔ میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کو خاص طور پر اس کلاس میں شامل کیا جائے۔ خدا تعالیٰ آپکے ساتھ ہو۔

(خاکسار۔ ملک منصور احمد عمر۔ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہ مارچ ۱۹۸۲ء

خریداران و ایجنٹ حضرات کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہ مارچ ۱۹۸۲ء کا تشحیذ الاذہان بعض مجبوریوں کے باعث مارچ ۸۲ء کے آخری ہفتہ میں پوسٹ کیا جائے گا۔ براہ کرم دعا سے ہماری مدد فرمائیں!

(منیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرم عبدالغنی صاحب ہمایوں مرحوم

مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ـــــــ ربوہ

لاہور سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہونے پر خاکسار کو قلبی رنج ہوا کہ برادرم عبدالغنی صاحب ہمایوں جو مشرقی افریقہ میں سال ہا سال تک جماعت کے ایک نہایت ہی فعال اور سرگرم رکن رہے تھے بقضائے الٰہی ۳ مارچ کو وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ہمایوں صاحب مرحوم مکرم مولوی عبدالخالق سابق مبلغ ایران و مغربی افریقہ کے ہمزلف تھے اور کھاریاں ضلع گجرات کے رہنے والے تھے آپ محکمہ تعلیم سے منسلک تھے اور یوگنڈا میں ضلع سروٹی کے گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں ریاضی کے ایک ماہر فن استاد تھے۔ آپ کو جماعت کے ساتھ ایک والہانہ اخلاص تھا اور اسی لئے آپکو مبلغین سلسلہ سے بھی محض للہ ولی محبت تھی بالخصوص محنت سے کام کرنے والے مبلغین کو آپ بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے اور ان سے دلی تعاون کیا کرتے تھے۔

میرا تعارف ان سے ۱۹۶۲ء کے اواخر اسوقت ہوا جب خاکسار کا تقرر بطور مبلغ سروٹی شہر میں ہوا۔ آپ سے تقریباً روزانہ شام کے وقت ان کے کوارٹر پر ملاقات ہوتی اور آپ میری روزمرہ کی مساعی کو بصد شوق سنتے اور مفید مشورے دیتے۔ میرے وہاں کے کام سے اس قدر متاثر تھے کہ آپ نے اپنے بڑے لڑکے عزیزم عبدالحی (جو اب پاک فوج میں کیپٹن ہیں) کا سائیکل اس سے لے کر مجھے دیدیا تاکہ میں اسے اپنی تبلیغی مہمات میں استعمال کروں۔ یہ ایک قربانی تھی جو آپ نے جماعت کے مبلغ کی خاطر اس لئے کی کہ تا مبلغ کو پیدل چلنے کی زحمت نہ کرنی پڑے اور اس طرح اس کا وقت بھی بچ سکے۔

آپ کے اخلاص کا یہ عالم تھا کہ آپ اپنا ہر قسم کا چندہ ایک چیک کی صورت میں ہر ماہ باقاعدگی سے مشن کو بھجوایا کرتے تھے اور چندوں کی کوئی مد ایسی نہ تھی جس میں آپ حصہ نہ لیتے ہوں۔ اس اخلاص پر نمایاں اضافہ یہ تھا کہ آپ کو جس قدر رقم ٹیوشنوں سے ملتی تھی آپ اس کا بھی حساب لگا کر جو چندہ اس رقم پر بنتا تھا وہ بھی باقاعدگی سے بصورت چیک بھجوایا کرتے تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بہت ہی شوق تھا اور جہاں آپ سلسلہ کا لٹریچر اپنے غیر از جماعت دوستوں و متعلقین اور ہم مکتب استادوں کو دیا کرتے تھے وہاں زبانی بھی عموماً ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ یورپین عیسائی اساتذہ کو بھی آپ زیر تبلیغ رکھا کرتے تھے اور بالخصوص ان یورپین پادری اساتذہ کو جو چرچ کی طرف سے لیکن حکومت کی تنخواہ پر عیسائی طلبہ کے لئے سیکنڈری سکولوں میں متعین ہوا کرتے تھے۔ آپ کا طریق تبلیغ بھی بڑا سادہ لیکن بڑا مؤثر اور مدلل ہوتا تھا

آپ کے جذبہ تبلیغ کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ سروٹی میں ٹیمسو گورنمنٹ کالج میں متعین ایک عیسائی پادری ریورینڈ گرفن نے ایک کتاب بنام

"Here is the Truth"

لکھی جس میں اس نے اسلام اور بانیٔ اسلامؐ پر نہایت سخت حملے کئے اور اس کتاب کو چار زبانوں یعنی انگریزی یوگنڈا۔ لووُ اور سواحیلی میں شائع کر کے سارے مشرقی افریقہ میں اسکی بہت وسیع پیمانہ پر اشاعت کی چنانچہ جب ۱۹۶۵ء میں خاکسار یوگنڈا مشن کا چارج لینے کے لئے نیروبی سے دوبارہ یوگنڈا گیا تو آپ نے مجھے خاص طور پر سروٹی آنے کی دعوت دی جب میں وہاں گیا تو آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر پادری کو ملنے کے لئے ٹیمسو کالج گئے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب ہم اس پادری کے مکان پر پہنچے تو مرحوم ہمایوں صاحب اس پر اس طرح حملہ آور ہوئے جیسے باز چڑیا پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ وہ ہمارے دلائل سے بالکل عاجز آگیا اور بہت ہی زچ ہوا حتیٰ کہ جب وہ ہمیں الوداع کہنے کے لئے اپنے مکان سے باہر آیا اور مرحوم ہمایوں صاحب نے اس کی کسی بات کا جواب دیتے ہوئے یہ کہا کہ تمہارے فلاں پوپ نے یہ بات کہی ہے تو وہ اس قدر برافروختہ ہوا کہ اس کے منہ سے بے اختیار پوپ کے خلاف بات نکل گئی۔ یہ سن کر مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ ان لوگوں کے دلوں میں اپنے پوپ کی یہ تعظیم ہے بہرحال اس کے بعد گھر آکر ہم دونوں نے مشورہ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ ہمیں اس کتاب کا جواب لکھنا چاہیئے۔ چنانچہ ہم دونوں نے اس پادری کی مذکورہ بالا کتاب کے مختلف حصوں کو آپس میں بانٹ لیا اور میں نے جنجہ میں اور مرحوم ہمایوں صاحب نے سروٹی میں بیٹھ کر اس کتاب کا جواب لکھنا شروع کر دیا اس کتاب کا نام میں نے HERE IS THE TRUTH تجویز کیا اور اسے ہم نے دس ابواب میں مکمل کر دیا اس کتاب میں ہم نے پہلے اس پادری کی کتاب کا سخت تنقیدی جائزہ لیا اور اس کے تمام اعتراضوں کا دندان شکن جواب دینے کے بعد اس کتاب کے آخری باب کو احمدیت کی سچائی کے دلائل سے مزین کیا۔ مرحوم ہمایوں صاحب نے اپنے حصہ کتاب بھی بعض ایسے حوالے درج کئے جو ہمارے لٹریچر میں بالکل نئے تھے۔

یہ کتاب چونکہ ایسی تھی کہ اس میں پہلی دفعہ اس عیسائی پادری کے زہریلے اعتراضات کا اچھی طرح قلع قمع کیا گیا تھا اس لئے تعلیم یافتہ بعض مسلمانوں نے اسے بہت ہی پسند کیا بلکہ یہ پیشکش کی کہ اگر ہم اس کتاب سے آخری باب (جو احمدیت کی سچائی کے بارہ میں تھا) نکال دیں تو وہ اس کتاب کی مکمل اشاعت کا خرچ برداشت کرنے کو تیار ہیں لیکن چونکہ ہم ایسا نہیں کر سکتے تھے اس لئے ہم نے اس کتاب کی منظوری کے لئے اسے مرکز بھی بھجوا دیا اور یوں اللہ تعالیٰ کے حضور ہم اس فرض سے سبکدوش ہو گئے جو ہم پر اس دل آزار کتاب کا جواب لکھنے کے لئے عائد ہوتا تھا اور جس کے متعلق اس پادری کا دعویٰ تھا کہ یہ کئی ایڈیشنوں میں دھڑا دھڑ فروخت ہو چکی ہے اور بار بار طبع ہو رہی ہے۔

جب میں ۱۹۶۳ء کے اواخر میں بھی پہلی بار یوگنڈا سے تبدیل ہو کر ممباسہ آیا تو میرے میرے وہاں سے چلے آنے کے صرف چند ماہ بعد ہمایوں صاحب کو ایک ایسا حادثہ پیش آیا کہ جس کے نتیجہ میں آپ ساری عمر کے لئے اپاہج ہو گئے۔ یہ اس طرح ہوا کہ آپ اپنی کار میں ایک دن کہیں جا رہے تھے کہ بس سے آگے گزرتے وقت آپ کی کار سامنے سے آنے والی ایک اور گاڑی سے ٹکرا گئی جس سے آپ کی کمر کے دو مہرے اندر دھنس کر ایک دوسرے میں پیوست ہو گئے اور ٹانگوں کا رابطہ دماغ سے منقطع ہو کر آپ ٹانگوں سے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے لیکن اس حادثہ کے بعد جس جوانمردی اور ہمت سے آپ نے اپنی بقیہ اٹھارہ سالہ زندگی بسر کی وہ ایک قابل فخر واقعہ ہے۔ آپ نے اس کے بعد پہیوں والی کرسی سے اپنی زندگی کے تمام مشاغل کو بالکل اسی طرح جاری رکھا جس طرح وہ پہلے رکھے ہوئے تھے۔ آپ باقاعدہ سکول جاتے بلکہ پاپیوں کے سہارے آپ اپنے گھر میں تھوڑی بہت ورزش بھی تقریباً روزانہ کرتے اور سوئمنگ ٹینس کے جو آپ اب نہ کھیل سکتے تھے اپنے دیگر معمولات میں کوئی فرق نہ آنے دیا۔

۱۹۷۰ء میں آپ یوگنڈا سے پنشن لے کر واپس پاکستان آگئے۔ پہلے کچھ عرصہ کھاریاں میں رہے پھر آپ نے لاہور آکر چھاؤنی کے علاقہ میں رہائش اختیار کی اور یہاں بیٹھ کر بھی آپ اپنے ذوق تبلیغ کی تسکین کا سامان اس طرح کرتے رہے کہ اپنے قرب و جوار کے معززین کو زبانی تبلیغ کیا کرتے اور بسا اوقات پاکستان ٹائمز میں خطوط لکھ کر جماعتی نظریات کا دفاع اور ترویج کرتے۔ عرصہ دو سال ہوا کہ آپ نے اپنا ذاتی مکان بھی اسی علاقہ میں تعمیر کر لیا۔

ہمایوں صاحب مرحوم کے ۱۸ سالہ بیماری کے دور میں آپ کی اہلیہ محترمہ نے جس محنت تندہی اور جانفشانی سے اپنے خاوند کی خدمت کی وہ ایک لائق صد تحسین فعل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے خدمت اور وفاداری کا پورا پورا حق ادا کیا۔ وہ خود بھی ان دنوں سخت علیل ہیں اور خاوند کی وفات کا صدمہ اس پر مستزاد ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ مہربانی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمایوں صاحب مرحوم کے درجات کو بلند کرے۔ ان کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور دوسرے پسماندگان کو جن میں ایک لڑکی اور تین لڑکے شامل ہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اے خدا بر تربت او ابر رحمت تا ببار
واخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

دعائے مغفرت

میرے بڑے بھائی مکرم خواجہ محمد حنیف صاحب (ابن مکرم خواجہ محمد شریف صاحب آف قادیان) ۲/۲ دارالرحمت غربی ربوہ ۱۴ مارچ کو بوقت ساڑھے آٹھ بجے شب فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر قریباً ۵۳ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم ڈیڑھ ماہ سے بیمار چلے آرہے تھے کوثر نرسنگ ہوم راولپنڈی میں اپریشن ہوا تو معلوم ہوا کینسر ہے جو زیادہ پھیل چکا ہے چنانچہ ۸ فروری کو واپس ربوہ آگئے۔ وفات سے ایک دن قبل حالت زیادہ نازک ہو گئی تو انہیں فضل عمر ہسپتال داخل کر دیا گیا جہاں وہ دوسرے دن وفات پا گئے۔

۱۰ مارچ کو نو بجے صبح مسجد مہدی گولبازار ربوہ کے قریب میدان میں مکرم شیخ خورشید احمد صاحب فاضل صدر عمومی ربوہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑی ہیں دو لڑکے مغربی جرمنی میں تھے جو وفات سے قبل ربوہ پہنچ گئے تھے۔ اولاد میں سے صرف ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(خواجہ منور احمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام پندرہ روزہ تربیتی کلاس برائے طالبات میٹرک ۲۳ اپریل تا ۶ مئی ۱۹۸۲ء منعقد کی جارہی ہے اس کلاس میں صرف اس سال میٹرک کا امتحان دینے والی طالبات شرکت کرینگی۔ پنجاب کی تمام لجنات اپنے اپنے ہاں طالبات کو اس کلاس میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تربیتی کلاس بھی انہی تاریخوں میں منعقد ہو رہی ہے۔ صدر لجنات اپنے ہاں کی تنظیم خدام الاحمدیہ سے رابطہ قائم کرکے خدام کے ساتھ طالبات بھجوانے کا انتظام کریں۔ بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ اسی طرح پرچ پیالی گلاس پلیٹ وغیرہ بھی۔ آنے سے قبل صحیح تعداد سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ امتحانات خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ امتحانات اس سال ۷ مئی بروز جمعہ کو ہو رہے ہیں۔ قائدین کرام سے گذارش ہے کہ وہ ابھی سے خدام کو تیاری شروع کروا دیں۔ نیز مرکز کو پرچوں کی مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرماویں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم۔ نصیر احمد صاحب شاد سکنہ ۹/۱ فیکٹری ایریا ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد ابراہیم صاحب جیمیہ وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے درج ذیل ترکہ چھوڑا ہے (۱) قطعہ ۶/۱۹ واقع محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ ایک کنال (۲) قطعہ ۹/۱ فیکٹری ایریا ربوہ رقبہ دو کنال (۳) اراضی ۳۶ کنال واقع عزیز پور ڈگری (۴) ایک مکان عزیز پور ڈگری (۵) ٹریکٹر مع ساگہ (۶) کراہ (۷) ٹرالی (۸) تھریشر (۹) بیلنا مشین (۱۰) کڑاہے دو عدد (۱۱) ڈرم (۱۲) ایک موٹر ۱۵ ہاؤس پاور (۱۳) بھینس ایک عدد (۱۴) بیل ایک عدد (۱۵) ڈیزل انجن ۱۶ ہاؤس پاور معہ پمپ (۱۶) سائیکل (۱۷) گھڑی کلائی۔ میرے علاوہ درج ذیل وارثان بھی ہیں (۱) منور احمد صاحب (۲) بشیر احمد صاحب (۳) مبشر احمد صاحب (۴) داؤد احمد صاحب (۵) ثریا بیگم صاحبہ (۶) سلیمہ بیگم صاحبہ (۷) حفیظ بیگم صاحبہ۔

استدعا ہے کہ مرحوم کا ترکہ ہم تمام وارثان میں بحصص شرعی تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

سالانہ مرکزی امتحان ناصرات الاحمدیہ

ناصرات الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ امتحان ۷ مئی بروز جمعہ ہوگا۔ تمام سیکرٹریان ناصرات لائحہ عمل کے مطابق تینوں معیاروں کی تیاری کروائیں اور یکم اپریل تک دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں کہ کتنے ہر معیار کے کتنے پرچے چاہئیں تاکہ اتنے پرچے چھپوائے جائیں۔ واضح ہو کہ پرچے مرکز سے مناسب وقت پر ہی بھیجے جائینگے

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

برادرم ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب آف نوشہرہ کینٹ حال دارالصدر غربی ربوہ بوجہ دل کی تکلیف کے علیل ہیں کئی بار دل میں شدید درد اٹھ چکا ہے۔ کمزوری بھی کافی ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (مرزا عبدالسمیع صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ)

مکرم ڈاکٹر مبشر احمد مرزا چیف میڈیکل آفیسر دولتالہ راولپنڈی کو پچھلے دنوں اچانک دل کی تکلیف ہو گئی تھی سی ایم ایچ راولپنڈی میں زیر علاج رہے۔ خدا کے فضل و کرم اور احباب کی دلی دعاؤں کے طفیل اب صحت کافی سنبھل چکی ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت ہی مخلص اور غریب پرور انسان ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالقادر طالب علم ٹی آئی کالج ربوہ)

• برادرم فہیم احمد صالح ابن چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم اے جو حضرت بھائی محمود احمد صاحب مرحوم سرگودھا کے نواسہ ہیں) الیکٹریکل انجینئرنگ میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ کامیابی اور ملازمت ان کے خاندان اور سلسلہ کے لئے بابرکت ہو اللہ تعالیٰ آئندہ انہیں دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

(فہیم احمد جنجوعہ دارالرحمت غربی ربوہ)

• خاکسار کے پھوپھا جان۔ دادی اماں اور چھوٹی بچی بیمار ہیں ہر سہ مریضوں کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نذر محمد خان لیاقت مارکیٹ نواب شاہ (سندھ)

• خاکسار کا بیٹا عزیزم لئیق محمود طاہر سلمہ اللہ تعالیٰ کا امتحان میٹرک ۱۳ مارچ سے شروع ہوا ہے ان کی نمایاں کامیابی نیز اپنی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ بشریٰ کریم کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (میر مبشر احمد طاہر آف پسرور حال ربوہ)

• احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بچی عزیزہ فرزانہ ناہید ہاشمی کو بی ایس سی کے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور میرے بچوں کے لئے خیر و برکت کے سامان پیدا کرے آمین۔

(محمد شفیع ہاشمی۔ ملیر کراچی ۲۷)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی رضؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اول، دوم اور سوم مضامین پر ۲۰۰/- ، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد انعام دیا جائے گا شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالجات مکمل اور صاف صاف تحریر کریں۔
- مضمون دو ہزار سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

تمام مضامین ۳۱ جولائی سے قبل ناظم اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تقریب شادی

۲۵ فروری ۸۲ء کو میرے بیٹے عزیزم انتصار احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابن مکرم چوہدری منور احمد صاحب صدر موصیان جماعت احمدیہ ملتان کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات ۲۵ فروری ۸۲ء کو ملتان سے بہاولنگر روانہ ہوئی۔ جہاں مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر نے عزیز موصوف کے نکاح ہمراہ عزیزہ اقبال سلمہا اللہ تعالیٰ بنت مکرم شیخ اقبال الدین صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع بہاولنگر کا اعلان بعوض مبلغ بیس ہزار روپے مہر فرمایا اسی دن برات واپس ملتان پہنچی جہاں دوسرے دن یعنی ۲۶ فروری کو مکرم چوہدری منور احمد صاحب نے عزیز موصوف کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

مکرم چوہدری منور احمد صاحب نے اسی خوشی میں کسی مستحق دوست کے نام ایک سال کے لئے الفضل جاری کرنے کے لئے مبلغ ۱۲۵/- روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (منیجر الفضل ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزہ قانتہ غزالہ (عمر ۱۱ سال) بنت سید محمد انور ہاشمی صاحب نے مڈل کے امتحان منعقدہ جنوری ۱۹۸۲ء زیر اہتمام فیڈرل کینٹ مڈل بورڈ راولپنڈی میں ۴۸۱/۷۰۰ نمبر لے کر سکول اوکاڑہ کینٹ گرلز ہائی سکول میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ نے تین مضامین اسلامیات، معاشرتی علوم اور حساب میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ عزیزہ کی مزید دینی و دنیوی ترقیات کے لیے درخواست دعا ہے نیز عزیزہ موصوفہ کے والدین احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔

(محمد عمر جنجوعہ (سندھی) مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اوکاڑہ)

خدام بھائی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوتے ہی ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی کلاس میں داخل ہوں
مہتمم صنعت و تجارت
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۴۹۵۲

میں رشید احمد حیات ولد عمر حیات صاحب قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۸ سال پیدائشی احمدی ساکن لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۱۱-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان واقع صدر بازار سیالکوٹ چھاؤنی مالیتی اسی ہزار۔ اس میں میری دو بہنیں اور ایک بھائی حصہ دار ہے۔ میرا حصہ ۱/۴ بنتا ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- پاؤنڈ ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ رشید احمد حیات ولد محمد عمر حیات صاحب لنڈن۔

گواہ شد:۔ مرزا مجیب احمد صدر جماعت احمدیہ ایسٹ لنڈن۔

گواہ شد:۔ مسعود احمد حیات 4 Longdale Road WANSTEAD E 11 لنڈن

مسل نمبر ۲۴۹۵۳

میں H.SARBINI S/O QUSOY پیشہ پنشنر عمر ۵۸ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۸-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ایک زمین کا پلاٹ برقبہ ۲۸۶ مربع میٹر واقع BADAK PAEH, CIPAKET SINGAPARNA مالیتی ۱,۰۰۰,۰۰۰/- روپے

۲۔ ایک ہنڈا موٹر سائیکل مالیتی ۲۰۰,۰۰۰/-

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۷۷,۷۴۵/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ QUSOY انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ HARISSUMIARTA

JAWA BRAT انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ ATANG SUWANDANA

B.A SINGAPARNA

TASIK MALAYA انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۴۹۵۴

میں M.R. NANANG ABDUR RAHMAN ولد حاجی رحمت اللہ صاحب پیشہ MUBALIGH عمر ۳۵ سال بیعت ۳۱ جولائی ۱۹۷۳ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱۱-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ کلائی کی گھڑی مالیتی دس ہزار روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے ۴۸,۲۷۲/- روپے ماہوار بصورت الاؤنس از مشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ عبد الرحمٰن ولد حاجی رحمت اللہ صاحب انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ MOH. YUNUS. SUBRATA CISALADA انڈونیشیا۔

گواہ شد:۔ HAJI MOH. RAUF CISALADA انڈونیشیا۔

دُعائے مغفرت

مکرم مولوی اللہ رکھا صاحب آف مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ چار ماہ بیمار رہنے کے بعد ۵ مارچ ۱۹۸۲ء کو وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ۱۹۵۳ء میں مع اہل و عیال بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور سلسلہ کی بے لوث خدمت کرنے والے تھے مالی قربانیوں میں بھی حصہ لیتے وفات سے کچھ دن قبل اپنے چندوں کا حساب کر کے رقم ادا کی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

(ناصر احمد معلم وقف جدید مالوکے بھگت)

موصیان کرام توجہ فرمائیں

فارمہائے اصل آمد بھجوانا بہت ضروری ہے۔

مالی سال گذر جانے کے بعد موصیان کرام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اپنی سال گذشتہ کی اصل آمد دفتر وصیت کی طرف سے ارسال کردہ فارموں پر درج کر کے وہ فارم دفتر وصیت کو اور ان کی نقول اپنے اپنے سیکرٹری صاحب مال کو بھجوا دیں کیونکہ دفتر وصیت میں ان پُر شدہ فارم ہائے اصل آمد کے بغیر موصیان کرام کا حساب نہیں بنایا جا سکتا۔

حسب قاعدہ ۴۰۹ فارمہائے اصل آمد کو پُر کر کے نہ بھجوانا وصیت کو قابلِ منسوخی بنا دیتا ہے۔

موصیان کرام کے بارے میں (حضرت اقدس ... ناقل) نے حسب ذیل کلمات استعمال فرمائے ہیں:۔

"صادق۔ کامل الایمان۔ وہ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے۔ اعلیٰ درجہ کے مخلص اور دوسروں سے ممتاز۔" (رسالہ الوصیت و ضمیمہ)

اور جبکہ موصیان کرام اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ انہیں اپنے فضل سے اس ممتاز گروہ میں شامل کر دے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس کے روحانی ڈسپلن اور قواعد کی پوری پوری پابندی اختیار کریں۔ جماعتی ڈسپلن اور قواعد کی پابندی کرنا تقویٰ اللہ کا لازمی تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل اور رحم سے ہم سب کو اس مبارک گروہ میں شامل کرے اور ہمارا انجام بخیر ہو۔ آمین۔ (صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۱۴ جنوری ۱۹۸۲ء کے صفحہ ۵ کی سطر نمبر ۲۸ میں لجنہ اماء اللہ لنڈن کی نمائندہ کا نام غلطی سے ناصرہ بشیر لکھا گیا ہے اصل نام ناصرہ رشید ہے۔ قارئین کرام تصحیح فرمالیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعزیت ---

کا جواب دیتے ہوئے فرمایا میں اس تعزیت کے لئے آپ سب کا نہایت ممنون ہوں۔ حضور نے فرمایا میری بیگم، سیدہ منصورہ بیگم اور میں ۴۷ سال اکٹھے رہے۔ اور ہم نے ایک زندگی گزاری۔ ان کی وفات کے بعد میں نے بہت سوچا۔ ایک سوچ یہ تھی یہ کہنا غلط ہوگا کہ

WE LOVED EACH OTHER

بلکہ درست یہ ہے کہ

WE LIVED ONE LIFE

حضور نے فرمایا جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے انہوں نے اس بات کا بھی خیال رکھا جس کا میں نے اظہار نہیں کیا۔ یہ ان کی فراست تھی کہ وہ میری ضروریات بغیر میرے کہے پہچان جاتی تھیں۔ ۴۷ سال کی اس ایک زندگی کے بعد ساتھ ٹوٹ جانا ظاہری طور پر کوئی غم نہیں ہے لیکن جمعرات کی شام ساڑھے آٹھ بجے ان کی وفات ہوئی اور اگلے دن جمعہ کے خطبے میں میں نے جماعت کو تلقین کی کہ یہ واویلا کرنے کا موقع نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے کا موقع ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو صبر کرتے ہیں میں ان پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہوں۔ حضور نے فرمایا میں نے کہا کہ جانے والی بڑی ہی پیاری تھی لیکن بلانے والا اس سے بھی زیادہ پیارا ہے۔ اس لئے سب کو صبر کرنا چاہیئے۔ اور اس زندگی میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں خوش اسلوبی سے نبھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اس حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس دنیا اور اس کائنات کی بنیادی حقیقت اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا شعور حاصل کرے اور اس کی طرف جھکے وہ اُن سے پیار کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج دنیا اپنے پیدا کرنے والے ربّ کریم کو بھول چکی ہے۔ ہمارا اور سب کا فرض ہے کہ اس دنیا کو بچانے کی کوشش کریں اور اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی طرف جھکیں۔

حضور نے آخر میں ایک دفعہ پھر تعزیت کا شکریہ ادا کیا۔

بقیہ: اخبار احمدیہ

تقریب رخصتانہ

میری بیٹی حنا رؤف کی تقریب رخصتانہ ہمراہ عزیزم کیپٹن وسیم احمد ملک ابن مکرمی رشید احمد ملک کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی مورخہ ۴ مارچ ۱۹۸۲ء کو میرے مکان پر انجام پائی۔ اس تقریب میں علاوہ احباب جماعت کے خاندان حضرت اقدس کے بعض افراد بھی شامل ہوئے۔ مکرمی شیخ محمود الحسن صاحب نے دعا کروائی اور بچی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۸۲ء کو مکرمی برادرم رشید احمد ملک نے رات ۸ بجے ہوٹل ہلٹن میں وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت اور معززین شہر کے علاوہ خاندان حضرت اقدس کے افراد نے بھی شرکت فرمائی۔

عزیزہ حنا رؤف و عزیزم کیپٹن وسیم احمد ملک کے نکاح کا اعلان مورخہ ۹ نومبر ۱۹۸۱ء کو مکرمی بریگیڈیر محمد رفیع الزمان خان صاحب نے مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر میرے مکان پر کیا تھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لیے موجب خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

عبدالرؤف خان نمبر ۸ اوفیسرز کالونی لاہور چھاؤنی)

• محترم جناب شیخ محمد احمد مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد کی طبیعت پراسٹیٹ بڑھ جانے کے عارضے کے بعد ابھی تک بحال نہیں ہوئی۔ پیشاب ٹھیک نہیں آتا، ساتھ جلن بھی ہے۔ بلڈ پریشر بھی کم ہے اور کمزوری زیادہ ہے۔

جماعت کے جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس قیمتی وجود کے لیے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شیخ صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔

(غلام دستگیر نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع فیصل آباد)

قاضی اسلم صاحب کی یاد میں ایک نشست

۱۸ مارچ بروز جمعرات بعد از نماز مغرب لائبریری ایوانِ محمود میں محترم قاضی محمد اسلم صاحب مرحوم کی یاد میں ایک نشست کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں محترم قاضی صاحب کی زندگی اور ان کی نمایاں خدمات پر بعض اہل علم حضرات روشنی ڈالیں گے۔ نیز قاضی صاحب کی علمی کاوشوں کے چند نمونے شرکاء کی دلچسپی کے لئے ساڑھے پانچ بجے شام سے رکھ دیئے جائیں گے۔ احباب کی خدمت میں شرکت کی استدعا ہے۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمایاں کامیابی

خاکسار کے بھانجے عزیزم ڈاکٹر میر صلاح الدین کو آندھرا پردیش زرعی یونیورسٹی نے BVSE کا پانچ سالہ کورس مکمل کر کے اوّل آنے پر نیز ڈیری کے خصوصی مضمون میں بھی اوّل آنے پر دو گولڈ میڈل دیئے ہیں۔ الحمد للہ۔

عزیز ویٹرنری سائنس میں مزید تعلیم جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحمید ملک۔ ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ کشمیر سٹیٹ بھارت)

رسالہ منگوا سکتے ہیں

ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے کسی خریدار کو اگر دوران سال یا گذشتہ سال کوئی پرچہ نہ ملا ہو تو وہ خط لکھ کر یا دستی منگوا سکتے ہیں

(منیجر ماہنامہ خالد۔ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال میں

آنکھوں کے آپریشن:

۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آنکھوں کے آپریشن کئے جائیں گے۔ علاج کے خواہشمند احباب فوری طور پر ہسپتال سے رابطہ قائم کریں!

(چیف میڈیکل آفیسر)

لجنہ ربوہ کا جلسہ یوم حضرت اقدس

لجنہ اماء اللہ مقامی ۲۳ مارچ بروز منگل ساڑھے تین بجے شام احاطہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں جلسہ یوم حضرت اقدس ..... منعقد کر رہی ہے۔ بہنیں اور بچیاں زیادہ سے زیادہ جلسہ میں حاضر ہو کر جلسہ کی کارروائی خاموشی سے سنیں۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

کوٹھی برائے فروخت

ایک دو منزلہ کوٹھی واقع آفیسرز کالونی لاہور رقبہ ۲ کنال سوا چھ مرلہ۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون۔ پانی موجود ہے۔ پتہ ذیل پر رابطہ کریں۔
محمد ضیاء الحق ۱۰۰-E کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ فون ۳۷۱۳۰۴

جدید ٹیکنیک کیمطابق ہر قسم کی سینٹری فٹنگ اور مرمت موٹر پمپ کیلئے ہمیں یاد فرمائیں
AL-ANAS BROTHERS
المحمود اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

کیا آپ
۱۔ چندہ عام
۲۔ حصہ آمد
۳۔ چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ہالینڈ کی
ملک شوگر
ہومیو پیتھ ڈاکٹروں کے لئے خصوصی
25% رعایت
ہوم سپیکرز ۱۰۵/E ماڈل ٹاؤن لاہور

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمد اسٹیٹس
فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

ہمدردانہ مشورہ۔ بہترین تشخیص اور کامیاب سائنٹفک علاج کیلئے تشریف لائیں۔ جوابی لفافہ آنے پر مشورہ مفت
زنانہ اور مردانہ امراض کی کامیاب علاجگاہ
شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ